REGD No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۵ رتبوک ۱۳۳۸ھش ۲۵ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل اعصابی بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت میں بہت چین ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی بے چینی اور ضعف کی کافی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہت چین ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے ہر وقت اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے دس بجے صبح، ربوہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۹ء

پاکستان سخت محنت کی بدولت ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو چکا ہے

"ڈیلی ایکسپریس" کے نمائندہ سے صدر جنرل ایوب خان کا انٹرویو

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے لنڈن "ڈیلی ایکسپریس" کے نمائندہ مسٹر جافری تھرس بائی سے انٹرویو کے دوران کہا ہے کہ صرف کام اور زیادہ کام سے ہی پاکستان کے مسائل حل ہوں گے۔ چنانچہ اب سخت محنت کی بدولت پاکستان شاہراہ ترقی پر گامزن ہو چکا ہے۔ اخبار کے نمائندہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ صدر ایوب خان روزانہ سولہ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ دوسرے سرکاری افسر اور ملازم بھی انتہائی کام کرتے ہیں۔ چنانچہ اس شاندار نظیر کی ملک بھر میں تقلید کی جا رہی ہے۔

صدر ایوب نے اخباری نمائندہ کو بتایا مجھے پاکستان سے باہر کسی توسیع سے دلچسپی نہیں۔ میری ذمہ داری پاکستان کو مضبوط اور فارغ البال بنانا ہے۔ صدر ایوب نے کہا۔ ہماری سب سے بڑی اور اہم سکیم کا تعلق بنیادی جمہوریتوں سے ہے۔ اس کا مقصد ایشیا میں ایک نئے طرز کی عوامی حکومت قائم کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آزادی میں ہی عوام کی تخلیقی صلاحیتیں اجاگر ہو سکتی ہیں۔ لیکن برطانیہ میں جس طرز کی جمہوریت ہے اس کے مطابق اب پاکستان میں کام نہیں ہو رہا۔ ہماری پچاسی فیصدی آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ اب تک یہ لوگ ووٹ دیتے رہے ہیں۔ لیکن انہیں کچھ علم نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی معلومات اور شعور ان کے دیہات تک محدود تھا۔ وہ ہر کسی کے دام فریب میں آ جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ ووٹ دینے کا حق گاؤں کی سطح پر استعمال کیا جائے۔ جہاں لوگوں کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ کسے ووٹ دے رہے ہیں اب ہمارے دیہاتی عوام نومبر میں دیہی کونسلوں کے لئے ووٹ دیں گے۔ شہروں میں بھی کونسلوں کے لئے ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ان اداروں میں نامزد ارکان بھی ہوں گے لیکن ان کی تعداد منتخب شدہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

لداخ۔ تبت سرحد کا دفاع

نئی دہلی ۲۴ ستمبر۔ بھارتی بری فوج کے چیف آف سٹاف جنرل تھمیہ نے بتایا ہے کہ فوج نے لداخ۔ تبت سرحد کے دفاع کا کام خود سنبھال لیا ہے۔ اب تک یہ کام سرحدی پولیس کے سپرد تھا۔ جنرل تھمیہ نے اخباری نمائندہ کو بتایا۔ سرحد کی صورت حال حکومت کے قابو میں ہے۔

پاکستان اور جاپان میں تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے

کراچی ۲۴ ستمبر۔ پاکستان اور جاپان نے تجارتی انتظامات کے ایک نئے سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں۔ یہ سمجھوتہ ایک سال کے لئے ہے۔ اور اس پر یکم ستمبر سے عمل شروع ہوگا۔ نئے تجارتی انتظامات اسی سمجھوتے کے نمونے پر ہوں گے۔ جس پر پہلے عمل کیا جا رہا ہے۔

نئے سمجھوتے کے تحت جاپان پاکستان سے روئی اور دوسری چیزیں حاصل کرے گا۔ اور پاکستان جاپان سے رنگ، کیمیاوی اشیاء، لوہا، فولاد اور دوسری اشیاء درآمد کرے گا۔

پاکستان کی طرف سے اس معاہدے پر وزارت تجارت کے جائنٹ سکرٹری مسٹر آئی۔ اے خان۔ اور جاپان کی طرف سے مسٹر ناکامورنے دستخط کئے آج اس سمجھوتہ کے متعلق کراچی اور ٹوکیو سے بیک وقت ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارت صنعت میں میل جول بڑھے گا۔ اور نئے تجارتی انتظامات کے سمجھوتے پر دستخط ہو جانے سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

بھارت اور ایران کے تعلقات

تہران ۲۴ ستمبر۔ شاہ ایران اور دوسرے ایرانی لیڈروں سے پنڈت نہرو کی بات چیت کے بعد ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ بھارتی وزیراعظم اور ایرانی لیڈر دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات مضبوط بنانے پر متفق ہو گئے سرکاری اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ بھارت اور ایران کو اپنی معیشت دوبارہ مضبوط بنانے اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے امن کی ضرورت ہے۔

پریس ایکٹ دو ماہ تک نافذ کر دیا جائے گا

کراچی ۲۴ ستمبر۔ وزیر تعلیم و نشریات مسٹر حبیب الرحمن نے آج بتایا کہ نیا پریس ایکٹ دو مہینے کے اندر نافذ کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ پریس کمیشن کی سفارشات کی چھان بین تین مرحلوں میں ہو رہی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

انبیاء علیہم السّلام کے معجزات

ذیل میں ہم "روزنامہ تسنیم" سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ روزنامہ تسنیم ملک نصراللہ خاں صاحب عزیز کی ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔ جو مولانا مودودی صاحب کے بہت پرانے نام لیوا ہیں اور سیاسی اسلام کے علمبردار ہیں۔ آپ روزنامہ تسنیم ۱۹ ستمبر ۱۹۵۹ء میں "تکلف برطرف" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:-

"دورِ حاضرہ میں انسان نے قوانین الٰہی کا علم حاصل کر کے جو سائنسی معجزات صادر کئے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے یہ بات بعید از عقل نہیں اور نہ بعید از امکان۔ اگر کسی روز رپوٹر نے یہ خبر بھی ہمیں سنا دی کہ ایک سائنسدان نے سنگِ مرمر کا ایک مجسمہ ایک خوبصورت عورت کا بنایا اور پھر اس پر ایسا کیمیاوی عمل کیا کہ وہ جھرجھری لے کر زندہ ہو گیا اور ایک حسین و جمیل عورت عالمِ وجود میں آگئی۔ تو کسی کو حیرت نہ ہوگی لیکن اس روز وہ بدنصیب کیا کہیں گے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات احیائے موتٰی کا اس لئے انکار کرتے تھے کہ ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ ایک مردہ کس طرح زندہ ہو سکتا ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ مٹی سے پرندے بنائیں اور پھر ان پر پھونک ماریں اور وہ زندہ ہو کر پھر سے اڑ جائیں۔ یا ایک مرا ہوا انسان لایا جائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے کہیں قم باذن اللہ اور وہ اپنی چارپائی اپنے سر پر اٹھا کر چل دے۔

اصل میں خدا تعالےٰ نے اس کائنات کو جن اصولوں اور قوانین پر بنایا ہے ان میں ہر اعجاز کی صلاحیت رکھی ہے یہاں کوئی بات ناممکن نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا بھی سانپ بن سکتا ہے۔ مردے بھی زندہ ہو سکتے ہیں۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بھی پھوٹ سکتے ہیں۔ اور حضور بہ جسدِ عنصری ہفت افلاک کی سیر بھی کر سکتے ہیں۔ سوال صرف ان قوانین الٰہی کے حرکت میں آنے کا ہے جو ان کمالات کے سرزد ہونے کے لئے طبعاً مقرر ہیں۔ انبیاء کو یہ معجزات اذن الٰہی سے ملتے ہیں۔ خدا کے حکم سے وہ سب قوانین مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔ اور اسے اعجاز کہا جاتا ہے اگر انسان خدا کے دئے ہوئے علم سے ان قوانین کو استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا کر لے تو وہ بھی محیر العقول کارنامے سرانجام دے سکتا ہے۔

پچھلے روز پروفیسر برزین نے جو اکاڈمی آف بلجیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ مادیت نے مذہب سے زیادہ روحانی اقدار کو ترقی اور فروغ دینے کا کام کیا ہے۔ پروفیسر برزین کا مطلب تو یہ تھا کہ فرانس، ہسپانیہ، اٹلی اور برطانیہ کی مادی تہذیبوں نے عزتِ نفس، مساوات، تنقید و احتساب اور رواداری و ہمدردی کے اوصاف کو اجاگر کیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آج مادہ پرست اہل علم نے "تسخیرِ کائنات" کے نام سے جو کارنامے سرانجام دئے ہیں۔ انہوں نے آسمانی صحیفوں کے ان بیانات کی تصدیق کر دی ہے جن کو ملحدین و منکرین اوہام سے تعبیر کرتے تھے اور ان سے مرعوب ہونے والے مسلمان خلافِ عقل تصور کرتے تھے۔ اب ثابت ہو گیا ہے کہ قرآن و حدیث میں جن محیر العقول واقعات کی خبر دی گئی ہے وہ بلفظہٖ حق ہیں۔ نہ ان کی تاویل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ان کی وجہ سے مستشرقین کے سامنے شرمندہ ہونے کی۔"

مُردوں کو زندہ کرنا اگرچہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔ کہ جو مر جاتا ہے وہ دوبارہ اس دُنیا میں نہیں آ سکتا۔ تاہم مولانا نصراللہ خاں صاحب کا یہ کہنا درست ہے کہ اذن الٰہی سے انبیاء علیہم السلام معجزات دکھلاتے رہے ہیں۔ اور یہ کہ قرآن و حدیث میں جن محیر العقول واقعات کی خبر دی گئی ہے وہ حق ہیں۔ یہاں ملک صاحب نے بلفظہٖ کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ ہم نے ان الفاظ کو دیدہ و دانستہ خارج کر دیا ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں اکثر پیشگوئیاں خواب یا کشف کی صورت میں ہیں جو تعبیر طلب ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق "بلفظہٖ حق" کہنا صحیح نہیں ہے

ایک طویل بحث ہے اور یہاں ہم اس پر تفصیلاً بحث نہیں کر رہے۔ ہمارا مطلب صرف یہ دکھانا ہے کہ مندرجہ بالا عبارت سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ بظاہر ملک صاحب معجزات وغیرہ کے قائل ہیں۔ ملک صاحب نے یہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ آج عموماً دُنیا ان باتوں کی قائل نہیں ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"مگر حقیقت یہ ہے کہ آج مادہ پرست اہل علم نے تسخیر کائنات کے نام سے جو کارنامے سرانجام دئے ہیں انہوں نے آسمانی صحیفوں کے ان بیانات کی تصدیق کر دی ہے۔ جن کو ملحدین و منکرین "اوہام" سے تعبیر کرتے تھے۔ ان سے مرعوب ہونے والے مسلمان خلافِ عقل تصوّر کرتے تھے۔ اب ثابت ہو گیا ہے کہ قرآن و حدیث میں جن محیر العقول واقعات کی خبر دی گئی ہے وہ بلفظہٖ حق ہیں۔ نہ ان کی تاویل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ان کی وجہ سے مستشرقین کے سامنے شرمندہ ہونے کی۔"

ہم یہ نہیں کہتے کہ خود ملک صاحب مادہ پرستوں کے ان کارناموں کو دیکھ کر انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے قائل ہوئے ہیں بلکہ شاید آپکا ان معجزات پر ایمان اس شہادت کا مرہون نہیں۔ بلکہ بظاہر جیسا کہ آپ نے اس نوٹ میں فرمایا ہے۔ آپ کا ایمان ہے کہ

"انبیاء علیہم السلام کو یہ معجزات اذن الٰہی سے ملتے ہیں۔ خدا کے حکم سے وہ سب قوانین مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔"

اس سے ظاہر ہے کہ ملک صاحب کا ایمان بالمعجزات موجودہ زمانے کے مادہ پرستوں کے کارناموں کا طالب نہیں اگر یہ کارنامے نہ بھی ہوتے تو پھر بھی ملک صاحب کا ایمان یہ ہوتا کہ انبیاء علیہم السلام کو یہ معجزات اذن الٰہی سے ملتے ہیں خدا کے حکم سے وہ سب قوانین مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔

یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا ایمان بھی جیسا کہ ملک صاحب کا ہونا ظاہر ہوتا ہے کسی قسم کے ثبوت کا طالب ہے یا نہیں؟ دوسرے لفظوں میں کیا آج ایسے انسان موجود ہیں یا نہیں جو یہ ثبوت طلب کریں کہ انبیاء علیہم السلام کو یہ معجزات اذن الٰہی سے ملتے تھے اور انبیاء علیہم السلام کی صورت میں واقعی خدا کے حکم سے وہ سب قوانین مصروفِ عمل ہو جاتے ہیں۔

چند لفظوں میں سوال یہ ہے۔ کیا ملک صاحب یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو یہ معجزات "اذن الٰہی" سے ملتے رہے ہیں؟ آج کا ایک سائنسدان آپ سے پوچھ سکتا ہے کہ جو باتیں ہم نے معلوم کی ہیں وہ سائنس کے علم سے حاصل کی ہیں۔ مگر ہم یہ کس طرح مان لیں کہ انبیاء علیہم السلام ہمارے جیسا علم رکھنے کے بغیر محض اذن الٰہی سے ایسے معجزات دکھا سکتے تھے۔

اس سوال کا ملک صاحب کے پاس کیا جواب ہے؟ اگر ملک صاحب اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ تو کیا اس کا مطلب سائنسدان مستفسر کے نزدیک یہ نہیں ہے کہ ملک صاحب کا ایمان بے بنیاد ہے۔ وہ محض پرانے قصوں پر قائم ہے اور ملک صاحب محض اوہام پرست ہیں اور کچھ بھی نہیں؟ کیونکہ آج کی تجرباتی اور مشاہداتی ذہنیت ایسے ڈھل مل یقین کی قیمت ایک کوڑی بھی ادا کرنے کو تیار نہیں۔ آپ کے ایمان کی حقیقت محض اساطیر الاولین پر ایمان لانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ آج کی واقعہ پسند ذہنیت تو یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اگر "اذن الٰہی" کے معجزات دکھائے جا سکتے ہیں۔ تو اس کا ثبوت لائیے۔ ہمیں یقین ہے کہ ملک صاحب اس سوال کا جواب سوا بغلیں بجانے کے اور کوئی نہ دے سکیں گے۔ کیونکہ آج کا کوئی تعلیم یافتہ انسان اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ محض "اذن الٰہی" سے آج سے کئی ہزار سال پہلے ایک لکڑی کا عصا سانپ بن گیا تھا۔ یا سمندر نے جو بنی اسرائیل کے راستہ سے ہٹ گیا تھا فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا تھا۔ اور یہ سب کچھ صرف "اذن الٰہی" سے ہوا تھا۔ بلکہ جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے۔ مادہ پرست ملحدین اور ان کی دیکھا دیکھی عقل پرست مسلمان بھی ان واقعات کی تعبیر کرتے ہیں اور ان کو قدرتی مظاہر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خود ملک صاحب نے بھی مادہ پرست ملحدین کے کارناموں کو ہی انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے ثبوت میں پیش کر کے دراصل وہی مادہ پرست ملحدین اور عقل پرست مسلمانوں کی سی تعبیر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح ملک صاحب نے نہ صرف یہ کہ معجزات پر اپنے ایمان کی کہ وہ اذن الٰہی سے ظہور پذیر ہوتے تھے کے ثبوت میں اپنی طرف سے کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ بلکہ مادہ پرست ملحدین اور عقلمندوں کی تائید فرمائی ہے۔ جو معجزات کی قدرتی تعبیریں کرتے ہیں۔ (باقی صک پر)

افریقہ کے آزاد ممالک کے ستّر لیڈروں اور سیاستدانوں

کی لائبیریا میں آمد

احمدیہ مشن کی طرف سے انہیں تبلیغ عربی۔ انگریزی اور فرنچ میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن لائبیریا بتوسط وکالت تبشیر

۴ اگست میں افریقہ کے تمام آزاد ممالک کی منروویا لائبیریا میں ایک اہم کانفرنس ہوئی جس میں افریقہ کے نو آزاد ممالک یعنی غانا۔ حبشہ۔ گنی۔ مراکش۔ ٹیونس، مصر، لیبیا۔ الجزائر اور لائبیریا کے نمائندوں نے شرکت کی۔

اس کانفرنس میں ان ممالک کے تقریباً ستّر نمائندگان شریک ہوئے اور کانفرنس حکومت لائبیریا کے پارلیمنٹ ہاؤس میں ہفتہ بھر جاری رہی۔ شہر کی تمام آفیشل عمارتوں اور دفاتر وغیرہ کو ان نو ممالک کے قومی جھنڈوں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا بلکہ الجزائر کی عبوری آزاد حکومت جو کہ آجکل مراکش میں قائم ہے کا جھنڈا خاص اہتمام کے ساتھ نمائندگان اور پبلک کی موجودگی میں بلند کیا گیا۔ اس کانفرنس میں اکثر ممالک کے وزراء خارجہ بذات خود شریک تھے۔ اور کانفرنس کا سب سے اہم ایجنڈا الجزائر کی مکمل آزادی کا مسئلہ تھا جس کے علاوہ فرانس کے ایٹم بم کے ٹیسٹ کے لئے افریقی صحرائے اعظم کا استعمال اور افریقہ کے محکوم علاقوں کی مکمل آزادی اور ترقی سے متعلق تجاویز کو بھی زیر بحث لایا گیا۔ اور جہاں تک افریقی ممالک کا تعلق ہے۔ افریقن لیڈروں کی یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

نمائندگان کو خوش آمدید اور تبلیغ

اس اہم موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیہ مشن لائبیریا کی طرف سے تمام نمائندگان کو خوش آمدید کہا گیا۔ نیز اکثر سے ان کی رہائش گاہوں اور ہوٹلوں میں پہنچکر ملاقاتیں کی گئیں۔ اور حسب موقعہ اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔

وزیر اعظم مراکش کو خطاب

ایک عام سرکولر عربی زبان میں ٹائپ کر کے جملہ عربی دان نمائندگان میں تقسیم کیا گیا۔ جس میں ان وفدوں کے لیڈر سید عبد اللہ ابراہیم صاحب وزیر اعظم حکومت مراکش کو خاص طور پر اور دیگر نمائندگان کو عمومی رنگ میں مخاطب کر کے انہیں مسلمانان لائبیریا اور خاکسار احمدیہ جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا۔ اور تفصیلی طور پر احمدیت کے اغراض و مقاصد اور حقیقت سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ نیز سرکلر کے ساتھ عربی فرنچ اور انگریزی دان نمائندگان میں سے اکثر کو علیحدہ علیحدہ انگریزی عربی اور فرنچ زبان میں احمدیہ لٹریچر تحفۃً دستی طور پر پیش کیا گیا۔ وزیر اعظم مراکش چونکہ عربی انگریزی اور فرنچ تینوں زبانیں جانتے تھے۔ اس لئے انہیں فرنچ لٹریچر کے علاوہ کتب تحفہ بغداد الخطاب الجلیل اور لائف آف محمدؐ انگریزی خاص طور پر پیش کی گئیں۔ جو کہ انہوں نے خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ بعض سے زبانی چند منٹ گفتگو بھی ہوئی جس کے دوران میں احمدیہ عقائد اور تعلیم ان پر واضح کی گئی۔ اور احمدیہ جماعت کے متعلق بعض غلط فہمیاں دور کی گئیں۔

ذیل میں قارئین الفضل کے ملاحظہ کے لئے عربی ایڈریس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

ایڈریس

بخدمت عالیجناب استاذ عبد اللہ ابراہیم صاحب وزیر اعظم مراکش لیڈر جملہ نمائندگان شمالی افریقہ اور ممبران وفود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے یہ خاکسار آپ اور آپ کے رفقاء ممبران جو کہ الجزائر مراکش۔ ٹیونس۔ لیبیا۔ مصر اور حبشہ وغیرہ سے تشریف لائے ہیں کی خدمت میں لائبیریا کے مسلمان بھائیوں اور خاکسار جماعت احمدیہ کے ممبران کی طرف سے نہایت محبت بھرے اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ اھلاً وسھلاً و مرحباً اور خوش آمدید پیش کرتا ہے آپ کا اس ملک میں تشریف لانا ہم مسلمانان لائبیریا کے لئے نہایت خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ گو ہم شمالی افریقہ سے بظاہر کافی دور ہیں۔ لیکن فی الحقیقت ہمارے درمیان کوئی بُعد یا دُوری نہیں ہے۔ اور ہمارے جسم اور قالب ایک دوسرے سے دُور ہونے کے باوجود ہمارے دل اور ارواح یقیناً ایک دوسرے سے متصل ہیں کیونکہ جو مضبوط رشتہ اور رابطہ ہم سب کو آپس میں جوڑے ہوئے ہے۔ اور ہمیں آپس میں قریب ترین کرتا ہے۔ وہ بہت قوی رابطہ ہے۔ اور وہ ہے رابطۂ اسلامیہ یا بالفاظ دیگر اسلامی برادری جس نے دنیا کے سب مسلمانوں کو ایک مقدس لڑی میں پرو رکھا ہے۔ اور باہمی طور پر دلوں کو اس طرح جوڑ دیا ہے۔ کہ ہر سچا مسلمان دوسرے مسلمان کو خواہ وہ دنیا کے کسی کونے سے ہو۔ ایک حقیقی بھائی کی طرح عزیز سمجھتا ہے۔ پس اس لحاظ سے اے برادران کرام! ہم باوجود آپ سے دور ہونے اور مختلف ملکوں کے باشندے ہونے کے آپ میں سے ہی ہیں۔ اور آپ ہم میں سے ہیں۔ اور آپ کی خوشی اور آرام ہمارے لئے خوشی اور آرام کا موجب ہے۔ اور آپ کا کسی مصیبت یا تکلیف میں ہونا ہمارے لئے مصیبت و تکلیف کا باعث ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ کہ مومنین ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر جسم کے کسی حصہ میں درد یا تکلیف محسوس ہو۔ تو سارا جسم تکلیف والم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

برادران کرام! یہ ایک کھلی حقیقت ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ کافی لمبے سفر کی کوفت وغیرہ برداشت کر کے مغربی افریقہ کے اس ساحل پر ذاتی اغراض کے حصول کے لئے یا محض سیر و سیاحت کی غرض سے تشریف نہیں بلکہ آپ ایک نہایت اعلیٰ اور قابل قدر مقصد کے لئے جدوجہد کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہیں۔ یعنی اپنے عزیز اور محبوب وطنوں کو غیر قوموں کے تسلط اور اثر و رسوخ اور نفوذ اور دخل اندازی سے مکمل طور پر آزاد کرانا۔

پس ہم خدائے عزوجل سے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آپ کے عزائم وارادے مضبوط کرے اور اور آپ کی کوششوں کو اپنی خاص نصرت اور غلبہ کے تاج سے مزین کرے۔ تاکہ آپ اپنے محبوب وطن افریقہ کا ہر حصہ بیرونی قوموں کے ناجائز

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

درود شریف پڑھنے کا صحیح طریق

"درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں جیسا کہ عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ انکو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے۔ اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے۔ کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گذرا ہے۔ جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے۔ جو اس سے ترقی کرے گا۔ اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے۔ کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں۔ یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے۔ وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے ظاہر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے۔ کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے۔ کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو۔ اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو۔ جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔ ...... پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا۔ تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے۔ اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔ اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو۔ اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جائے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول ص۱۳)

دباؤ اور استعماری طاقتوں کے پنجے سے چھڑا کر جلد سے جلد مکمل طور پر آزاد کرا سکیں۔

الجزائر کی مکمل آزادی

برادران یہ کس قدر خوش کن اور قابل فخر امر ہے کہ آپ نے الجزائر کی مکمل آزادی کے لئے بڑی ہمت اور صبر کے ساتھ ایک لمبے عرصے سے قربانیاں کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے دوران میں باوجود ظاہری ساز و سامان کی کمی کے آپ لوگوں نے شجاعت اور بہادری کی ایسی قابل فخر مثالیں قائم کی ہیں جو کہ افریقہ کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔ اور مؤرخین کی قلمیں کبھی انہیں فراموش نہیں کر سکیں گی گڑرے ہمارے عزیز بھائیو! اب یہ امر یقیناً آپ کے لئے اطمینان اور خوشی کا باعث ہوگا کہ آزادیٔ وطن کے لئے اس لمبی جد و جہد اور قربانیوں کا زمانہ اب ختم ہونے کو ہے اور یہ کٹھن اور خارزار راستہ اب تقریباً طے ہو چکا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے آزادی کی منزل اب بہت قریب ہے اور وہ وقت دور نہیں جبکہ ان لمبی قربانیوں کے بدلے میں آپ اپنے ملک کو مکمل طور پر آزاد دیکھیں گے اور اس بر اعظم میں بغیر کسی ناجائز بیرونی دخل اندازی یا دباؤ کے امن و سلامتی سے زندگی بسر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اپنے اس ایڈریس کو ختم کرنے سے قبل اس موقعہ پر خاکسار جماعت احمدیہ کے بارے میں بھی جس کا یہ خاکسار اس ملک میں نمائندہ ہے آپ کی خدمت میں چند تعارفی باتیں پیش کرنا چاہتا ہے اور اس مبارک روحانی جماعت کے اغراض و مقاصد اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کے عقائد اور علوم کا مختصر خلاصہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہے اور امید کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری معلومات یقیناً آپ کے لئے بہتری اور آپ کے علم میں ازدیاد کا موجب ہوں گی۔

جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات

جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ جس کا قیام اسلام اور مسلمانوں کے دوبارہ احیاء کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ذریعہ آج سے تقریباً ستر سال قبل عمل میں آیا۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ایسے زمانہ میں ظاہر ہوئے جس میں کفر و الحاد اور مادیت و فسق و فجور کا دنیا میں ہر طرف دور دورہ تھا۔ اور زمانہ اس امر کا متقاضی تھا کہ کوئی عظیم الشان روحانی مصلح دنیا میں ظاہر ہو۔ چنانچہ آپ کی ساری زندگی دنیا کے لوگوں کو کفر و الحاد کے اس سیلاب عظیم سے بچانے اور اس کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرنے اور اقوام عالم کو اس کے عواقب سے ہوشیار کرنے نیز آراء فاسدہ اور غیر معقول عقائد اور بری عادات کی درستی میں گذری۔ اسی بناء پر حضور نے اپنی بعض کتب میں فرمایا ہے کہ اس دور پر روحانی لحاظ سے ایک قسم کی موت اور تباہی آچکی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیاد رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے جس پر کہ میرے ذریعہ ایک عالم جدید اور نظام جدید قائم کیا جائے گا۔ جو کہ اس مادی زندگی کے موجودہ ہیکل اور نقشہ کو بالکل بدل کر رکھ دے گا اور انسان کو ایک نئی روح اور نئی زندگی عطا کی جائے گی۔ کیونکہ انسان نے مادی امور میں دھنس کر کھو کر اپنی روح کو ضائع کر لیا ہے۔ پس مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں انسان کی روح کو پھر دوبارہ زندہ کر کے اس کے خالق سے اس کا ایک دفعہ پھر مستحکم تعلق پیدا کرا دوں۔

مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی بعثت کی غرض جس کی تفصیل روایات اسلامیہ اور حضرت سرور کائنات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوی پیشگوئیوں میں مذکور ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس آخری زمانہ کے لئے امام مہدی مجدد دین اور مسیح موعودؑ اور حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ و نائب مقرر کر کے مبعوث فرمایا ہے۔ تاکہ آپ اور آپ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مذہب اسلام کو اپنے تمام محاسن کاملہ کے ساتھ دوسرے مذاہب پر حجج و براہین قاطعہ اور نشانات و معجزات سے غالب کر کے دنیا پر حجت تمام کی جائے کیونکہ اس وقت اسلام اور مسلمان بظاہر کفر اور طاغوتی طاقتوں کے مقابل پر کمزور و مغلوب اور مرعوب ہیں اور انہیں ہر طرح سے پچھاڑنے کی کوششیں ہو رہی ہیں حتیٰ کہ مسلمانوں کی اکثریت خود بھی اپنی ذاتی اور نجی خواہشات کی تابع اور غلام ہو چکی ہے اور تمام عالم مجموعی طور پر ظهر الفساد فی البر والبحر کی عملی نشان بنا ہوا ہے۔ چنانچہ اسی حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت احمد علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ماتت القلوب و کثرت الذنوب واشتدت الکروب فعند هذه اللیلة اللیلاء والظلمات العوجاء اقتضت رحمة الله نور السماء فانا ذالك النور والمجدد المأمور والعبد المنصور والمهدی المعهود والمسیح الموعود"

(خطبہ الہامیہ)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

لقد جئتکم یا قوم عند ضرورة
فهل من رشید عاقل یتدبّر
ما جئتکم فی غیر وقت عابثاً
قد جئتکم والوقت لیل مظلم
انّی من الرحمٰن عبد مکرم
سمّ معادانی و ملجا اسلم
انی انا البستان بستان الهدیٰ
انّی صدوق مصلح متردّم
من فتّنی فتّن من ربّ الوریٰ
انّی انا النهج القویم الاقوم

ایک اور قصیدے میں حضرت نبی اکرم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح یوں فرماتے ہیں:

کریم السجایا اکمل العلم والنهیٰ
شفیع البرایا منبع الفضل والهدیٰ
وارسلنی ربی لتائید دینه
بُعثتُ کمهذا الفرقان نبدأ مجددا
یحبّ جنانی کل ارض وطئتها
فیا لیت لی کانت بلاد کمولد
والهمنی ربی محبتك لاهفا
وکیف یکفّر من یوالی محمدا

اسی طرح اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔

ولو کنت مردود الملیك لضرّنی
عداوة قوم کذبونی وحقّروا
ولکنّنی صافیت ربی فجاءنی
من الله آیات کما انت تنظر
وانی ترکت النفس والخلق والهویٰ
فلا السبّ یؤذینی ولا المدح یبطر
ووالله انی قد تبعت محمدا
وفی کل آنٍ من سناه انوّر

سیدنا احمد علیہ السلام کی تصنیفات کے ان اقتباسات اور ابیات شریفہ سے احمدیت کی حقیقت اور حضور کی بعثت کی غرض و غایت تسلی بخش طور پر واضح ہو جاتی ہے۔

گویا آپ کسی شریعت جدیدہ یا نئے مذہب کے حامل نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کی غرض صرف دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنا۔ اس کی تمام جہان میں اشاعت اور اس کے دشمنوں کا دلائل و براہین اور نشانات سماویہ کے ذریعہ مقابلہ کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے شکست دینا ہے۔

اس کے علاوہ اندرونی لحاظ سے دنیا کے مسلمانوں کی روحانی اصلاح اور انہیں ایک خاص روحانی نظام اور ایک امام کے ہاتھ پر جمع کر کے انہیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پوری اقتداء کرنے پر آمادہ کرنا ہے تاکہ اسلام مسلمانوں کے روحانی اور مادی سنہری عہد ماضی کا ایک مرتبہ پھر اعادہ ہو اور ہر ملک میں اسلام ہی اسلام نظر آئے اور دنیا کا ہر کونہ ایک دفعہ پھر اسلام کے مقدس سورج کی روشنی سے چمک اٹھے۔

کتب کی پیشکش

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق آنجناب کی معلومات میں مزید زیادتی کے لئے خاکسار آپ کی خدمت میں حضرت احمد علیہ السلام کی اپنی تصنیفات میں سے چند ضروری کتب اور بعض دوسرے اہم رسالے اور کتب بھی تحفۃً پیش کرتا ہے جن کے مطالعہ سے آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں مزید تفصیلی معلومات حاصل ہوں گی۔ اور معلوم ہوگا کہ حضرت احمد علیہ السلام کی روحانی جماعت کے ممبران کس روح اور قربانی و ایثار کے جذبہ کے ساتھ اس وقت تمام اطراف عالم میں حتیٰ کہ عیسائیت اور کفر و الحاد کے مراکز میں جہاد کبیر یا بالفاظ دیگر تبلیغ رسالت محمدیہ میں ہمہ تن مشغول ہیں اور اس کے نتیجہ میں انہیں کس طرح کامیابی اور ترقی حاصل ہو رہی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ وقت فرصت ان کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں گے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ آپ ان کتب میں وہ حقائق و معارف قرآنیہ اور علوم روحانیہ پائیں جو کہ آپ نے پہلے کہیں سے سنے پڑھے نہ ہوں۔

بالآخر ایک مرتبہ پھر ہم آپ صاحب کی خدمت میں اپنے مخلصانہ عمدہ تحفات و تسلیمات پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کی اس مبارک کانفرنس کو کامیابی کے سہرے سے مزین کرے اور آپ کا ہر مرحلہ پر معین و مددگار ہو۔ اور آپ کے جملہ ممالک و اوطان کو مکمل آزادی اور ترقی عطا کرے اور خدا کے فضل و کرم سے ہمیں یقین ہے کہ اب وہ مبارک ایام دور نہیں جبکہ حریت و استقلال اور مسرت و شادمانی کے جھنڈے تمام شمالی افریقہ کی فضاؤں میں بلا خوف و خطر آزادی و امن و امان سے ہمیشہ کے لئے لہرائیں گے:۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھو!

مرکز امن و مساوات

دُنیا اس وقت ایک عظیم بے چینی کے عالم میں ہے۔ اقوام و ملل ایک گرداب اضطراب میں ہیں۔ اس فقدان چین و آرام کا بڑا باعث تفریق رنگ و نسل ہے جو استعمار پسندی کا ایک بڑا ذریعہ اور امن و مساوات کے لئے ایک سنگِ گراں ہے۔ مثالی تہذیب اور قابل تقلید تمدن کی دعویدار مغربی اقوام نے اس تفریق رنگ و قوم کے ذریعہ انسانوں کے درمیان اختلاف و انشقاق منافرت و مغائرت ایک وسیع خلیج حائل کر دی ہے۔ جس کا پاٹنا مشکل نظر آرہا ہے۔ کالے اور گورے کے سوال نے باہم جدائی اور پھوٹ ڈال رکھی ہے۔ اور دشمنی و کینہ کا ایک ہیجان خیز سمندر موجزن نظر آتا ہے۔ لندن کے حالیہ شدید فسادات کی جڑھ میں یہی سوال کارفرما تھا۔ امریکہ کا قصبہ Little Rock اسی وجہ سے فیڈرل فوجوں کی آماجگاہ بنا رہا۔ کہ گورے والدین یہ گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ کہ حبشی بچے ان کے بچوں کے ساتھ ایک سکول میں استاد کے سامنے زانوئے ادب طے کریں۔ جنوبی افریقہ میں سیاسی پارٹیوں کی طاقت کا راز اسی امر میں مضمر سمجھا جاتا ہے کہ وہ نصف صدی کے پرانے مسئلہ رنگ و تفریق کو تازہ رکھیں۔ ہر برسر اقتدار پارٹی کے نزدیک وہ سڑکیں ناپاک ہو جاتی ہیں۔ جن پر کالے قدم پڑ جائیں۔ وہ بسیں برشٹ ہو جاتی ہیں۔ جن میں "رنگدار" لوگ بیٹھ جائیں ان ہوٹلوں کا فرنیچر ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔ جن میں کالے رات بسر کریں۔ خاک کی تاثیر "جراثیم کش" لکھی ہے۔ لیکن رنگدار بیراتنے مؤثر ہیں کہ ان کے نشان زمین کو بھی داغدار کر دیتے ہیں۔ شاید ان سفید جلد حاکموں کا بس چلے تو وہ ان غریبوں کا خدائی فضا میں سانس لینا بھی ممنوع قرار دے دیں۔ کہ اس سے فضا ناپاک و تاریک ہو جاتی ہے۔ سفید فام لوگوں کے سکول، کالج، کلب، ہسپتال اور تالاب تو کالوں کے لئے بند ہی تھے مذہبی عبادت گاہیں گرجوں اور کلیساؤں کے دروازے بھی ان کے لئے بند ہیں گویا اقوام مغرب اس فلک نیلگوں تلے زمین ہی کے وارث نہیں بلکہ خدائی رحمت کے بھی اجارہ دار بن گئے۔ جس پر چاہیں رحمت الٰہی کے دروازے کھول دیں۔ جس پر چاہیں۔ وہ انکو بند کر دیں۔ اور یہ سب کچھ مذہب کی آڑ میں مغربی تہذیب اور مغربی کلچر کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور یہ ظلم صرف اس وجہ سے ڈھایا جا رہا ہے کہ ایک بدقسمت منطقۂ حارہ کے تپتے صحراؤں میں کیوں پیدا ہوا۔ اور اس کا رنگ کیوں تاریک ہو گیا بس اس ایک ناکردہ گناہ کی وجہ سے وہ قابل گردن زدنی ہو گیا۔ آئندہ کے لئے بھی یہ نسلی تعصب یہ قومی تفاخر اور نقش و رنگ کا فرق کم نہیں ہو رہا۔ بلکہ مرور ایام کے ساتھ اور بھی زیادہ ہو رہا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بیماری اور روگ جو انسانیت کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ ہے۔ اس کا علاج و دوا کیا ہے؟ اسلام جو دین فطرت اور قیام مساوات کا بے مثال دستور ہے۔ اس میں اس ننگ انسانیت چیز کا جو حرمن امن کے لئے چنگاری کا حکم رکھتی ہے علاج موجود ہے۔ اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں تمام انسانوں کو یکساں قرار دیا ہے۔ اور ان کو برابر کے حقوق دئیے ہیں۔ بلکہ اسلام کی تمام تر بنیاد ہی مساوات پر ہے۔ عصبیت و قومیت پرستی کے گہوارہ میں پیدا ہونے والے بانی اسلام نبی عربی صلے اللہ کے قدوم میمنت لزوم کے بعد جب اسلام کا نیرّ اعظم عرب کے صحرا میں درخشاں ہوا تو ان مقدس ہونٹوں سے جہاں حق و حکمت کے اور دریا اور شہد بن کر اُبلے۔ وہاں یہ پیغام جانفزا بھی باآواز بلند دُنیا کو سنایا گیا۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ قومی نخوت اور نسلی فضیلت و تفاخر کو یکسر ختم کر دیا ہے۔ سن رکھو کہ تمام انسان یکساں ہیں۔ اور ایک آدم کی اولاد۔ ہاں وہی آدم جو خاک سے پیدا ہو۔ ارشاد الٰہی ہوا۔

یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (الحجرات)

اے لوگو ہم نے تم کو ایک ہی جنس مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ اللہ تعالے کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہے"۔

(ابن ہشام)

یہ صرف زبانی تعلیم ہی نہیں تھی۔ بلکہ اسلام نے عملی طور پر اس بے مثالی درس مساوات اور لاثانی سبق یکسانیت کو قیام مساجد کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا روزانہ متعدد بار مسجد میں یہ عملی سبق اسی لئے دہرایا جاتا ہے تا یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے یاد رہے اور بھول نہ جائے۔ مسجد ہی وہ مقدس مقام ہے۔ جہاں شاہ کجکلاہ ہو یا گدائے بے نوا انکسار و عبودیت کا مجسمہ بنے۔ کندھے سے کندھا ملائے۔ خدا کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مساوات کا وہ بے عدیل مظاہرہ اور عملی نمونہ ہے۔ جس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتی۔ اسلامی مساوات کا ہی کیف آگیں میں تصور تھا۔ جو ہمارے آقا و امام امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تغلق آباد کی بلند چوٹیوں سے "روحانی سیر" کیلئے ایک اور ہی دنیا میں لے گیا۔ اور حضور کی چشم حقیقت بین نے وہ نظارے دیکھے کہ ان کی ایک جھلک آج بھی قلب مومن کو گرمانے کے لئے کافی ہے اسی "سیر روحانی" میں حضور کی دیدۂ بینا نے مراکز امن و مساوات مسجد کو جس نظر سے دیکھا اس کا ایک پہلو یہ ہے۔

"مسجد ایسا گھر ہوتا ہے۔ جو مساوات پیدا کرتا ہے۔ اس میں غریب اور امیر اور مشرقی اور مغربی کا امتیاز بالکل مٹا دیا جاتا ہے۔ مسجد کے دروازہ کے باہر بے شک ایک بادشاہ بادشاہ ہے اور غلام غلام۔ ایک شخص حاکم ہے اور دوسرا محکوم۔ ایک افسر ہے اور دوسرا ماتحت۔ مگر ادھر مسجد میں قدم رکھا اور ادھر امیر اور غریب حاکم اور محکوم سب برابر ہو گئے۔ کوئی بادشاہ ایسا نہیں جو مسجد میں ایک غلام سے بھی کہہ سکے کہ یہاں مت کھڑے ہو۔ تم وہاں جا کر کھڑے ہو۔ بلکہ اسلام میں یہ مساوات اس حد تک تسلیم کی جا چکی ہے کہ بنو امیہ کے زمانہ میں جب بادشاہوں نے ظلم کرنے شروع کر دئے۔ تو پہلے تو مسجد میں جب بادشاہ آتا۔ تو تعظیم کے طور پر لوگ اسکے لئے جگہ چھوڑ دیتے۔ مگر بعد میں وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے۔ اور جب نوکر کہتے کہ جگہ چھوڑ دو۔ تو وہ کہتے تم ہمیں مسجد سے اٹھانے والے کون ہو مسجد خدا کا گھر ہے۔ اور یہاں امیر اور غریب کا کوئی امتیاز نہیں۔ آج کل کا زمانہ ہوتا۔ تو بادشاہ نوکروں سے لوگوں کو پٹوانا شروع کر دیتے مگر اس وقت اسلام کا اس قدر رعب تھا۔ کہ بنو امیہ نے مسجد کے باہر حجرے بنائے اور وہاں نماز پڑھنا شروع کر دیا۔ مگر یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ مسجد میں آکر لوگوں کو اٹھا سکیں۔ تو مسجد وضع للناس ہوتی ہے۔ اور اس کے دروازے تمام بنی نوع انسان کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ کالے اور گورے کی اس میں کوئی تمیز نہیں ہوتی چھوٹے اور بڑے کا اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک کا مسجد میں مساوی حق تسلیم کیا جاتا ہے۔ غرض مسجد کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ بنی نوع انسان میں مساوات پیدا کرتی ہے"۔

(سیر روحانی ص ۱۲۳)

پس اگر ظلم و تعدی کے بھاری پاؤں سے سسکتی دنیا کو کہیں نجات مل سکتی ہے تو وہ مسجد ہے اگر کوئی ان مظلوم آہوں کا جواب ہے تو وہ اللہ کا گھر ہے۔ اگر مضطرب و بے چین فریادیوں کا کوئی ملجا و ماویٰ ہے تو وہ بیت اللہ ہے پس آؤ ہم دنیا کے چپہ چپہ پر امن و سلامتی اخوت مساوات کے ان بے نظیر نشانوں کو قائم کریں اور زمین کے ہر کونہ پر خدا کے گھر تعمیر کریں۔ ہاں وہی بیوت امن و سلامتی کہ جن کے دروازے ہر ایک کے لئے یکساں طور پر کھلے ہوں۔ اور جن کے اندر تمام لوگ بلا امتیاز رنگ و نسل، بلا فرق قوم و ملت۔ بلا لحاظ مرتبہ و درجہ آسکتے ہوں۔ دنیا کے گرجوں کی زرفشاں صلیبیں دیکھ کر ان کی طرف لپکی۔ لیکن انہیں نہ پایا۔ کلیساؤں کے منقش کنگرے ان کے لئے امن کا نشان نہ بنے۔ ہیکلوں کے ستون ان کے بے قرار دلوں کو ڈھارس نہ دے سکے۔ جھکتے مندروں تک ان کی رسائی نہ ہو سکی۔ در ماندہ آبلہ پا دہ بھی آنکھوں سے تک رہے ہیں۔ شاید کسی مرکز امن سے حصار عافیت کسی گوشۂ چین کا پتہ مل جائے۔ آؤ ہم ان گم گشتگان راہ کے لئے منزل امن بنا دیں۔ اور مساجد کے مینار بلند کریں۔ کہ ان کو دیکھکر لوگ پکار اٹھیں۔ وہ ہے مرکز امن و چین۔ وہ ہے مکان محبت و الفت۔ وہ ہے سرائے یگانگت و مساوات اور ان اللہ کے گھروں میں ان اسلامی نمازوں کے ذریعہ جن پر کبھی شام نہیں آتی۔ مساوات کا سبق لوگوں کے رگ و پے میں اس طرح رچا دیں کہ وہ کبھی بھی ان کو فراموش نہ ہوں۔ اور شیطان کی وسوسہ اندازی کے اس راستہ کو اس طور سے بند کر دیا جائے۔ کہ لوگ اسکے حملوں سے محفوظ و مصئون ہو جائیں۔ دھڑکتے دلوں کو پھر سے سکون ملے۔ اور ظلموں سے پائمال دُنیا کو قرار نصیب ہو۔

وکیل المال تحریک جدید

درخواست دعا

میری لڑکی بشریٰ بیگم پندرہ بیس روز سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت عزیزہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔ (نواب الدین محلہ دار یمن ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

حسب ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائلپور

سید غلام محمد شاہ صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری عبد الخالق صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری محمد الدین صاحب — ،، امور عامہ
مولوی محمد صدیق صاحب — ،، اصلاح و ارشاد
مولوی عبد الرحمٰن صاحب — ،، تعلیم
چوہدری چراغ الدین صاحب — ،، وصایا
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب — ،، زراعت
،، — امین

تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ

مہر اللہ بخش صاحب تسنیم — پریذیڈنٹ
میاں محمد اسمٰعیل صاحب — سیکرٹری مال

مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

چوہدری محمد حیات صاحب — پریذیڈنٹ
میاں احمد دین صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری خیرات محمد صاحب — سیکرٹری زراعت
،، ،، — اصلاح و ارشاد
چوہدری محمد خان صاحب — دانس پریذیڈنٹ

گوہر پور ضلع سیالکوٹ

سید محبوب علی شاہ صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری غلام حسین صاحب — سیکرٹری مال

چک ۵۶ ج ب ضلع لائلپور

ناشق محمد خانصاحب — پریذیڈنٹ
،، ،، — سیکرٹری زراعت
چوہدری محمد اسماعیل صاحب ،، — مال

ملتان شہر

چوہدری عبد الرزاق صاحب — امین

کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر

چوہدری مشتاق احمد صاحب — پریذیڈنٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) **بڑے تاجر** - مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) **چھوٹے تاجر** - ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) **ملازمین** کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اسمیں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں۔

(۴) **وکلاء - ڈاکٹر** اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) **کنٹریکٹر صاحبان** ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) **صناع** - مستری لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) **زمیندار** احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) **مزارع** احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیشکردہ — وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے پروگرام کی بعض شقیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ بیرونی مجالس اطفال سے امید ہے کہ وہ ان شقوں کے مطابق اپنے بچوں کو تیاری کروائیں گے اور اجتماع میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد سے فوری اطلاع دیں گے۔

(۱) تقریری مقابلہ - موضوع :- صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - اطاعت - سچائی کی اہمیت - اچھے بچوں کے فرائض۔

(۲) تحریری مقابلہ موضوع :- پاکستانی بچوں کے فرائض - صداقت اسلام - اطاعت والدین کی اہمیت۔

(۳) تلاوت قرآن پاک - بیت بازی - اذان - خوش الحانی سے نظمیں پڑھنے کے مقابلے۔

(۴) نماز روزہ - دیگر شرعی مسائل اور حفظ قرآن مجید کے مقابلے۔

(۵) پرچہ ذہانت۔

(۶) مقابلہ پیغام رسانی - مشاہدہ و معائنہ۔

(۷) بیرو ڈبہ - فٹ بال - دوڑیں - چھلانگیں - جھنڈا جنگ - کبڈی وغیرہ مختلف کھیلیں۔

نوٹ :- بیرونی مجالس کے جو بچے کھیلوں میں حصہ لیں گے انہیں چاہیئے کہ زرد رنگ کی بنیان اور نیکرے کر آئیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے نمائندگان کا انتخاب

زعماء - زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے مرکز کو ان کے اسماء گرامی سے جلد مطلع کریں۔ بیس ۲۰ یا ان سے کم اراکین ایک نمائندہ بھجوا سکتے ہیں۔ زعماء و زعماء اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے نمائندے ہوں گے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد دکن پہلے سے رو بصحت ہیں اور مسجد میں سوٹی کے سہارے جاتے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(یوسف احمد الٰہ دین - سکندرآباد دکن)

(۲) میرے نانا محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار ٹی بی ہسپتال سرگودھا میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً درویشان قادیان سے التجا ہے کہ عاجز کے والد کی مکمل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(چوہدری منیر احمد سیکنڈ ائیر ٹی آئی کالج ربوہ)

(۳) حیدرآباد ڈویژن میں بے تحاشہ بارشوں کی وجہ سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے خصوصاً کپاس کی فصل شدید متاثر ہوئی ہے۔ وہاں حضور ایدہ اللہ کی ذاتی اراضی بھی ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی بھی زمین ہے۔ جس کی آمد سے تبلیغ اسلام کا کام ہوتا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور نقصان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ بارشوں کی وجہ سے فصلوں میں بیماری بھی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بیماری کے نقصان سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین

(نور الحق دفتر ایم - این سنڈیکیٹ)

(۴) میرے ایک عزیز محمد اکبر خاں کو گرنے سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ تمام بہن بھائیوں سے درخواست دعا ہے۔

(عزیزہ تبسم خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ)

(۵) بندہ کا لڑکا حمید اللہ عرصہ چار سال سے کھانسی میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(نصیر اللہ زعیم انصار اللہ حلقہ سول لائن لاہور)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرماویں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۴۳۸ :- میں محمد شفیع ولد شکر دین صاحب قوم راجپوت پیشہ درزی عمر ۲۸ برس تاریخ بیعت × ساکن اوکھ بیری حال ڈسکہ ڈاک خانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ جون ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کل جائیداد مبلغ آٹھ صد /۸۰۰ روپیہ نقد ہے میں اس کے دسواں حصہ بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتا ہوں۔ یہ جائیداد میری خود پیدا کردہ جائیداد ہے اور میری ماہوار آمد فی مبلغ بتیس ۳۲/ روپے ہے اس میں سے بھی دسواں حصہ بطور وصیت ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور اس کے بعد جو بھی میں جائیداد پیدا کروں اُس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اور میرے مرنے کے بعد بھی جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

دستخط وصیت کنندہ محمد شفیع بقلم خود ۱/۶

گواہ شد :- خلیل احمد خالد معلم وقف جدید ڈسکہ ۵۹

گواہ شد :- ملک غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ۔

نمبر ۱۵۴۵۳ :- میں ناصرہ بیگم زوجہ شیخ عبد الصمد قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارٹن روڈ کراچی صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ صد روپیہ ہے (۲) زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ قیمتی مبلغ -/۶۲۵ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اُس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اُس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط مورخہ ۹ اگست ۱۹۵۹ء

الراقمہ :- ناصرہ بیگم کوارٹر نمبر ۱۶۱/۱ نیو کیمپ ایر فورس مارٹی پور کراچی ۹/۵۹

گواہ شد :- شیخ عبد الصمد عفی عنہ خاوند موصیہ ۱۶۱/۱ نیو کیمپ مارٹی پور ایر فورس کراچی

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری

وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۴۵۴ :- میں سید ممتاز حسین ولد سید محمد شریف صاحب قوم سید پیشہ کاروبار عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن فلیٹ ۱۲/۱۲ پانڈیا بلڈنگ ولسن سٹریٹ کراچی ۳ صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں کاروبار کرتا ہوں جس کے سلسلہ میں مجھے ماہوار آمد اوسطاً دوصد روپیہ ہوتی ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط مورخہ ۵ اگست ۱۹۵۹ء۔

العبد :- سید ممتاز حسین بقلم خود ۵/۸/۵۹

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

گواہ شد :- شریف احمد بقلم خود پریذیڈنٹ حلقہ سعید منزل کراچی (چوہدری شریف احمد کاہلوں)

نمبر ۱۵۴۵۵ :- میں شیخ عبد الحی ولد شیخ عبد الحق صاحب مرحوم قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مارٹی پور کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ اگست ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

۱۔ محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں میری دو کنال زمین ہے۔ اس پر دو نوکروں کے کمرے و چار دیواری اور پانی کا نل تعمیر ہوا ہے۔ اس کی قیمت تقریباً ۵ ہزار ہے

(۲) ۹ ایکڑ زمین زرعی موضع چک ۱۶/۴ ج ب ضلع لائلپور میں ہے۔ اس کے ہم چار بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں۔

۳۔ ۳۰ ایکڑ زمین نہری چک ۶۲ ایم ایل تحصیل بھکر میں کے مالکانہ حقوق ابھی تک نہیں ملے۔ مکمل اقساط ادا کرنے کے بعد مالکانہ حقوق مل جائینگے یہ میری اپنی ملکیت ہوگی۔

۴۔ میرا گذارہ صرف مندرجہ بالا جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۱۴۵۰ روپیہ ماہوار بطور تنخواہ مل رہی ہے میں تا زیست

۵۔ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں، کہ میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا فقط ۴ اگست ۱۹۵۹ء

العبد :- شیخ عبد الحی (گروپ کیپٹن) ایر فورس مارٹی پور کراچی۔

گواہ شد :- عبد السمیع احمد ولد گروپ کیپٹن عبد الحی مارٹی پور کراچی

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم جماعت کراچی

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعرات دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے نومولود مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی پوتی اور شیخ رحمت اللہ صاحب قادیان کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

طاہر احمد ظفر ابن شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لاہور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۵ فک الرہن واقع موضع کوٹلی باقر شاہ تحصیل جھنگ غلام شاہ۔ احمد شاہ پسران مبارک شاہ۔ مسماۃ غلام فاطمہ۔ مسماۃ صاحب خاتون گدی نشان دختر مبارک شاہ قوم سید سکنہ مقدمے سید تحصیل جھنگ

بنام بھوورام ولد میاں داس۔ جانکیداس۔ ٹھاکرداس ولد مدتہ پسران جیون داس خان چند ولد نانک چند۔ مسماۃ جیونی بائی بیوہ نظام۔ مسماۃ روشنی بیوہ باہو گگنا ولد کلجن یشنبھر داس ولد رادھا رام۔ کانشی رام ولد گنڈا رام۔ نندا رام گگن شام پسران مولچند غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۸۰ کا ۱۷/۹۶ حصہ بقدر ۳ ---- کوٹلی باقر شاہ سال ۵۷-۱۹۵۶ مندرجہ بالا میں بھوورام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب رسائی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲/۱۰/۵۹ بوقت صبح ۹ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۶/۹/۵۹ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم ......

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اور اس حقیقت کی تردید کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اذن الٰہی سے معجزات دکھاتے تھے۔

آج کا سائنسدان فلسفی انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا ثبوت نہیں طلب کرتا کہ آیا قوانین قدرت کے متعلق ان کی تعبیر ہو سکتی ہے یا نہیں۔ وہ تو "اذن الٰہی" کا ثبوت مانگتا ہے دوسرے لفظوں میں زمانہ یہ ثبوت مانگتا ہے کہ آیا انبیاء علیہم السلام کی صورت میں "معجزات" اذن الٰہی سے ظہور پذیر ہوتے رہے ہیں۔ یا وہ بھی نعوذ باللہ شعبدہ بازوں کی طرح محض شعبدہ بازی ہوتی تھی۔

(باقی)

درخواست دعا

میرے والد منشی محمد شفیع صاحب بعارضہ لقوہ و بخار بیمار ہیں بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔ نثار احمد نعیم ابن منشی محمد شفیع صاحب ۸۰ اردو بازار لاہور

معاوضہ اور آبادکاری کے قانون میں اہم ترامیم

صدارتی کابینہ نے منظوری دے دی

کراچی ۲۴ ستمبر۔ صدارتی کابینہ نے معاوضہ اور مہاجرین کی آبادکاری کے قانون مجریہ ۱۹۵۸ء میں بعض اہم ترامیم منظور کی ہیں۔ جن کا مقصد آبادکاری کے کام کی رفتار تیز کرنا اور غریب مہاجرین نیز مقامی لوگوں کے مفاد کی مؤثر حفاظت کرنا ہے۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق معاوضہ کے قانون میں یہ ترامیم کی گئی ہیں (۱) اصل قانون میں دعویداروں کے وارثوں کو از خود دعویدار تصور نہیں کیا جاتا تھا۔ انہیں جائیداد کے انتقال یا معاوضہ کے لئے باقاعدہ درخواست دینا پڑتی تھی اب جو ترمیم کی گئی ہے۔ اس کی رو سے جو دعویدار ۱۵ر اگست ۱۹۵۹ء کو یا اس سے قبل انتقال کر چکا ہوگا اس کے وارث بھی دعویدار قرار دئیے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ جائداد کے انتقال اور معاوضہ کے حقدار ہوں گے۔

(۲) معاوضہ کے اصل قانون میں مکانات اور دکانوں کی تعریف بھی بدل دی گئی ہے تاکہ جو عمارت کی تقسیم ناقابل عمل اور غیر منصفانہ نظر آئے تو چیف سیٹلمنٹ کمشنر پوری عمارتوں کو واحد یونٹوں کی حیثیت سے متعلقہ لوگوں کے نام منتقل کر سکیں

(۳) اصل قانون میں "قبضہ" کی تعریف بھی بڑی محدود تھی۔ اور صرف وہ لوگ "قابض" تصور کئے جاتے تھے۔ جن کے پاس ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء سے پہلے کا کسی متروکہ جائداد پر قبضہ کا جائز الاٹمنٹ آرڈر ہوتا تھا۔ اس وقت دکانوں اور مکانوں پر قابض پچاس فیصد لوگوں کے پاس کوئی الاٹمنٹ آرڈر نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آبادکاری کے پہلے مرحلہ پر ایسی جائیدادوں کے انتقال کے لئے بہت کم درخواستیں موصول ہوئیں۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ ابتدائی مراحل پر الاٹمنٹ آرڈر جاری کرنے کے لئے کوئی اطمینان بخش تنظیم موجود نہیں تھی۔ اور مہاجروں کو کسی رسمی کارروائیوں کے بغیر ہی مکانات اور دکانوں میں آباد کر دئیے گئے تھے۔ متعدد صورتوں میں یہ لوگ متروکہ املاک کا کرایہ بھی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ لیکن الاٹمنٹ آرڈر نہ ہونے کے باعث قانون کی رو سے "قابض" تصور نہ کیا گیا۔ چنانچہ اب اصل قانون میں قبضہ کی تعریف بدل دی گئی ہے تاکہ مرکزی حکومت ایسے لوگوں کو بھی بعض شرائط پوری کرنے کی صورت میں "قابض" قرار دے سکے۔ اس سلسلے میں جلد ہی مناسب ہدایات جاری کر دی جائیں گی۔ توقع ہے کہ اس طرح بے شمار لوگ "قبضہ" کی تعریف سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور متروکہ جائیداد کا تصفیہ بلا تاخیر اور کسی زیادہ اکھاڑ پچھاڑ کے بغیر مکمل ہو سکے گا جس سے غریب مہاجرین کو خاص طور پر فائدہ پہنچے گا۔

(۴) اصل قانون میں کرایہ کے فنڈ سے معاوضہ کی یکساں شرح مقرر کرنے کی جو دفعہ تھی۔ اسے اب حذف کر دیا گیا ہے اور اب کرایہ کے فنڈ سے بھی معاوضہ کی وہی شرح مقرر کی جا سکے گی۔ جو معاوضے کے فنڈ سے مقرر کی جا سکے گی۔

(۔) دعویداروں کو اس امر کی اجازت ہوگی کہ شیڈول چھ کے تحت وہ جس معاوضہ کے حقدار ہیں اسے کوئی جائیداد اپنے نام منتقل کرانے کے لئے بلا تغیر ادائیگی کی اس رقم میں جمع کرا دیں جو شیڈول ایک دو اور تین کے تحت انہیں ملے گی۔

(۵) اصل قانون میں اپیلوں اور نظرثانی کی درخواستوں کے لئے ساٹھ دن کی جو مہلت رکھی گئی تھی اسے کم کر کے پندرہ دن کر دیا گیا ہے تاکہ آبادکاری کا کام تیز تر ہو سکے

(۶) صنعتی اداروں کی فروخت سے متعلق شیڈول کا موجودہ پیراگراف بدل دیا گیا ہے اب اس چیز کو پیش نظر رکھا جائے گا کہ یہ ادارے صنعتی بحالیات بورڈ نے الاٹ کئے ہیں یا کسی دوسری اتھارٹی نے رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ اداروں میں امتیاز بھی ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ امتیاز نامنصفانہ اور غیر حقیقت پسندانہ ہے۔

(۷) اصل قانون میں غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی لوگوں کو قیمت کی ادائیگی تیس دن کے اندر کرنا پڑتی تھی اب یہ مہلت ایک سال تک بڑھا دی گئی ہے

(۸) دعویدار۔ غیر دعویدار۔ مہاجرین اور مقامی لوگ جو جائیداد نیلام میں خرید رہے ہیں گے وہ اس کی قیمت نیلام کے مطابق ادا کریں گے۔ مقصد یہ ہے کہ ان سب صورتوں میں رقم فوراً وصول ہو سکے

(۹) جن لوگوں کو قسطوں میں ادائیگی کی رعایت دی گئی تھی۔ انہیں سود چھ فی صدی چھوٹ دی جائے گی۔

والے ارکان کے مقابلہ میں بمشکل ایک تہائی ہوگی یہ کونسلیں دیہات اور شہروں کا نظم و نسق چلائیں گی اور ان کی اساس پر مرکزی حکومت کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائیگا۔

زرعی اصلاحات

زرعی اصلاحات کے بارے میں نامہ نگار نے لکھا ہے "آزادی کے بعد بارہ سال تک پرانے سیاست دان زرعی اصلاحات کا نام لیتے رہے لیکن اس سلسلے میں کچھ کام نہ کیا گیا اس زمانہ میں تو یباً چھ ہزار خاندانوں کا ملک کی ساری زرعی اراضی پر کنٹرول تھا۔ یہی لوگ ملک کی سیاست پر بھی چھائے ہوئے تھے۔ لہٰذا ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ اپنی اراضی کو محدود کرنے کے حق میں ووٹ دیں گے۔ چنانچہ صدر ایوب نے ماہرین کو اس صورت حال کا جائزہ لینے کی ہدایت کی پھر ایک منصوبہ تیار کیا گیا اور پچھلے مہینے زمین کی تقسیم شروع ہو گئی۔ اگلے مہینے کے آخر تک بیشتر زمین مزارعوں اور کسانوں کے ہاتھوں میں منتقل ہو جائے گی۔ اور زمیندار زیادہ سے زیادہ پانچ سو ایکڑ نہری اور ایک ہزار ایکڑ بارانی زمین اپنے پاس رکھ سکیں گے انہیں پچیس سال کے بعد فاضل اراضی کی قیمت وصول ہوگی۔ یہ ایک جرأت مندانہ اصلاحی سکیم ہے اور صدر ایوب کا خیال ہے کہ اس سے ملک کا نقشہ بدل جائے گا"

"ڈیلی ایکسپریس" کے نمائندہ خصوصی نے لکھا ہے کہ صدر ایوب بدعنوان پرانے سیاست دانوں پر زیادہ سختی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ تشدد کا استعمال فارغ البالی نہیں لا سکتا۔ تاہم پاکستان کے حالات کی اصلاح ایک بہت بڑا کام ہے اور پاکستان میں ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ اصلاح احوال کا یہ آخری موقعہ ہے۔ اور ناکامی تباہی کے مترادف ہوگی

پروفیسر سراج الدین کا نیا عہدہ

لاہور ۲۴ ستمبر:۔ پروفیسر سراج الدین صوبائی ڈائریکٹر تعلیمات عامہ کو حکومت مغربی پاکستان کے محکمہ تعلیم کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے وہ آج اپنے عہدے کا چارج سنبھال رہے ہیں۔ پروفیسر سراج الدین کا تقرر مسٹر ایس ایم شریف کی جگہ ہوا ہے جن کا تبادلہ کراچی میں حکومت پاکستان کے مشیر تعلیم کی حیثیت سے ہوا ہے۔

پروفیسر سراج الدین آکسفورڈ کے تعلیم یافتہ ہیں وہ آٹھ سال تک گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل دو سال تک حکومت پنجاب کے ڈائریکٹر تعلیمات عامہ اور سیکرٹری اور ایک سال سے زیادہ عرصہ تک ڈائریکٹر تعلیمات عامہ مغربی پاکستان رہ چکے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ اور چھوٹا بھائی عزیزم منور احمد کو تین چار دن سے بخار آتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا کرے۔

(رمضان احمد ظفر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)